

علم کی ترویج میں قبطیوں کا کردار

The role of Copts in the promotion of knowledge

Dr. Saeeda

Associate Professor, Department of Arabic, GCWUF.

Sidra

M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, GCWUF.

Received on: 04-04-2025

Accepted on: 05-05-2025

Abstract

Knowledge is the natural pursuit of man and the main source of intellectual evolution. In human history, only those nations that valued knowledge have reached the pinnacle of development, civilization, and civilization. This tradition of knowledge was not limited to Muslims or Westerners, but followers of other civilizations and religions have also been pioneers in this field. An important place among these nations is occupied by the Copts, who are considered the oldest Christian nation in Egypt. Copts are actually descendants of ancient Egyptians who converted to Christianity in the early centuries and later kept their cultural and scientific tradition alive in the Islamic era. The history of the Copts is full of ups and downs. Their religion, language, art, and scientific thought reflect the ancient civilization of Egypt. In the early Christian era, the Copts actively participated in scientific fields such as compiling the inspired books, teaching, and translating. Later, when Islam took Egypt under its sphere of influence, the Copts not only lived on the principles of peaceful coexistence with the Muslims but also participated in the field of science and art. It would not be correct to limit the scholarly services of the Copts only to their religious status, because their services are also present in important scholarly fields such as philosophy, medicine, logic, astronomy, and translation. Especially during the Abbasid period, when the capital Baghdad became the center of science and art, Coptic scholars rendered prominent services in institutions such as the House of Wisdom. The aim of this article is to highlight the scholarly roles of the Copts that they played in promoting knowledge in different periods. This study has been conducted from a historical and analytical perspective so that the reader can gain an accurate and comprehensive understanding of the scholarly heritage of the Copts.

Keywords: Copts, Knowledge, Intellectual Evolution, History, Civilization, Islam.

تمہید (باب اول):

علم، انسان کی فطری جستجو اور فکری ارتقاء کا بنیادی ذریعہ ہے۔ تاریخ انسانی میں جن اقوام نے علم کی قدر کی وہی ترقی، تہذیب اور تمدن کی معراج تک پہنچی ہیں۔ علم کی یہ روایت نہ صرف مسلمانوں یا اہل مغرب تک محدود رہی بلکہ دیگر تہذیبوں اور مذاہب کے ماننے والے بھی اس

میدان میں پیش پیش رہے ہیں۔ انہی اقوام میں ایک اہم مقام قبطیوں کا ہے، جو مصر کی قدیم ترین عیسائی قوم سمجھی جاتی ہے۔ قبطی، دراصل قدیم مصری باشندوں کی اولاد ہیں جنہوں نے ابتدائی صدیوں میں عیسائیت قبول کی اور بعد ازاں اسلامی دور میں اپنی تہذیبی اور علمی روایت کو زندہ رکھا۔

قبطیوں کی تاریخ کئی نشیب و فراز سے عبارت ہے۔ ان کا مذہب، زبان، فن، اور علمی طرز فکر مصر کی قدیم تہذیب کے آئینہ دار ہیں۔ ابتدائی عیسائی دور میں قبطیوں نے الہامی کتب کی تدوین، تعلیم و تدریس، اور ترجمہ نگاری جیسے علمی شعبوں میں بھرپور حصہ لیا۔ بعد ازاں جب اسلام نے مصر کو اپنے دائرہ اثر میں لیا تو قبطی نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے اصولوں پر زندہ رہے بلکہ علم و فن کے میدان میں بھی شریک رہے۔

قبطیوں کی علمی خدمات کو صرف ان کی مذہبی حیثیت تک محدود کرنا درست نہ ہوگا، کیونکہ ان کی خدمات فلسفہ، طب، منطق، فلکیات، اور ترجمہ نگاری جیسے اہم علمی میدانوں میں بھی موجود ہیں۔ خاص طور پر عباسی دور میں جب دار الحکومت بغداد علم و فن کا مرکز بنا، تو قبطی اہل علم نے بیت الحکمہ جیسے اداروں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

اس مقالے کا مقصد قبطیوں کے انہی علمی کردار کو اجاگر کرنا ہے جو انہوں نے مختلف ادوار میں علم کی ترویج کے لیے ادا کیا۔ یہ مطالعہ تاریخی و تجزیاتی نقطہ نظر سے کیا گیا ہے تاکہ قاری کو قبطیوں کے علمی ورثے کا درست اور جامع فہم حاصل ہو سکے۔

قبطیوں کا تعارف:

قبطی (Copts) دراصل قدیم مصری باشندوں کی نسل سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کا گروہ ہے جو مصری عیسائیت (Egyptian Christianity) سے وابستہ ہے۔ یہ عموماً قبطی آرتھوڈوکس چرچ (Coptic Orthodox Church) سے منسلک ہوتے ہیں، جس کی بنیاد سینٹ مارک (St. Mark the Evangelist) نے پہلی صدی عیسوی میں اسکندریہ (Alexandria) میں رکھی۔

اہم نکات:

- قبطی لفظ دراصل یونانی لفظ **Aigyptios** سے نکلا ہے، جو مصر کے لیے استعمال ہوتا تھا۔
- قبطی زبان، مصری زبان کی آخری ارتقائی شکل ہے، جو یونانی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔
- قبطی مذہبی روایات اور لٹریچر نے قدیم مصری تہذیب و تمدن کو عیسائیت میں سمو کر محفوظ رکھا۔ (1)

مصر میں قبطیوں کی تاریخی حیثیت:

قبطی عیسائی مصر کی قدیم ترین مذہبی اقلیت ہیں جو اسلام سے کئی صدیاں قبل مصر میں عیسائیت کی اشاعت کا ذریعہ بنے۔ قبطیوں نے یونانی، رومی اور بازنطینی ادوار میں مذہبی، لسانی اور تعلیمی سطح پر اہم کردار ادا کیا۔

تاریخی پس منظر:

- پہلی صدی عیسوی میں عیسائیت کی آمد کے بعد قبطی مذہب نے تیزی سے فروغ پایا۔
 - 284ء سے 641ء تک کے دور کو قبطی تاریخ میں "شہداء کا دور" کہا جاتا ہے۔
 - اسلامی فتح (641ء) کے بعد قبطی زبان، ادب اور مذہب پر دباؤ آیا، لیکن قبطی تہذیب مکمل طور پر معدوم نہیں ہوئی۔ (2)
- اہم قبطی مراکز:

1. الکساندریہ (Alexandria): مذہبی اور تعلیمی مرکز

2. وادی النطرون (Wadi El Natrun): قبطی رہبانیت کے بڑے مراکز۔ (3)

قبطیوں کی علمی روایت سے وابستگی:

قبطی عیسائیوں نے مذہبی تعلیمات کے ساتھ ساتھ فلسفہ، منطق، زبان، طب اور ریاضی کے میدانوں میں بھی علمی خدمات انجام دیں۔ ان کی علمی روایت کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. قبطی زبان میں ترجمہ کاری

بائبل کا ترجمہ مختلف قبطی لہجوں Sahidic, Bohairic میں ہوا۔

یونانی فلسفیانہ متون کا قبطی زبان میں ترجمہ کیا گیا، خاص طور پر فلاطینوس، ارسطو اور افلاطون کے افکار۔

2. قبطی مدارس اور کلیسائی تعلیم

الکساندریہ کی کیتھولکون (Catechetical School of Alexandria) قدیم ترین مسیحی جامعات میں شمار ہوتی ہے، جہاں مذہب، فلسفہ، طب اور منطق کی تعلیم دی جاتی تھی۔

چرچ کے اندرون خانقاہی مدارس نے عربی دور میں بھی تعلیم و تربیت کا تسلسل جاری رکھا۔

3. قبطی رہبانیت اور تصنیف و تالیف

سینٹ انتھونی (St. Anthony) اور سینٹ پاکھومیس (St. Pachomius) جیسے رہبان، نہ صرف روحانی پیشوا تھے بلکہ انھوں نے قبطی ادب میں خطوط، اقوال اور مذہبی رسائل تحریر کیے۔

صحرا کے رہبانوں (Desert Fathers) کی حکایات اور اقوال آج بھی مسیحی اخلاقیات میں ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (4)

باب دوم:

قدیم مصر اور قبطیوں کی علمی خدمات:

قبطی قوم کی علمی روایت کی جڑیں مصر کی قدیم تہذیب میں پیوست ہیں۔ قبطیوں کو قدیم مصری نسل کا وارث سمجھا جاتا ہے، جنہوں نے

عیسائیت قبول کرنے کے بعد نہ صرف مذہبی بلکہ ادبی، سائنسی اور تاریخی علم کو بھی فروغ دیا۔ ان کی خدمات کا دائرہ وسیع ہے جس میں مذہبی علوم سے لے کر سائنسی تفکر تک شامل ہے۔

قبطی زبان اور ادب:

قبطی زبان، جو دراصل قدیم مصری زبان کی ایک شکل ہے، یونانی حروف تہجی پر مبنی ہے جس میں چند دیسی علامات کا اضافہ کیا گیا۔ یہ زبان نہ صرف مذہبی عبادات میں استعمال ہوتی تھی بلکہ اس میں متعدد علمی، فلسفیانہ اور طبی متون بھی موجود ہیں۔ قبطی زبان کی وساطت سے بہت سے یونانی، مصری اور بعد ازاں عربی علوم تک رسائی ممکن ہوئی۔ قبطی علماء نے زبان کو بطور ایک ذریعہ استعمال کرتے ہوئے ابتدائی عیسائی افکار کو منظم کیا۔ (5)

کتاب:

▪ An Introduction to Sahidic Coptic
Author: Thomas O. Lambdin

(قبطی زبان سیکھنے کے لیے بنیادی قاعدہ)

▪ Coptic Apocrypha in the Dialect of Upper Egypt
Author: E.A. Wallis Budge

(قبطی زبان میں غیر قانونی اناجیل کا مجموعہ)

▪ Coptic Grammatical Texts
Author: Bentley Layton

(قبطی ادب کے قواعد و متون)

الکساندریہ: علم و حکمت کا مرکز:

الکساندریہ کو قدیم مصر میں علمی مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ یہاں کی مشہور لائبریری دنیا کی عظیم ترین علمی لائبریریوں میں شمار ہوتی تھی۔ اگرچہ لائبریری کا قیام قبل از مسیح دور میں ہوا، لیکن بعد ازاں قبطی راہبوں اور دانشوروں نے اس علمی ورثے کو سنبھالنے اور فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ لائبریری میں مختلف تہذیبوں کے علوم، خاص طور پر یونانی فلسفہ، مصری حساب و فلکیات، اور ابتدائی عیسائی تحریریں موجود تھیں۔

مذہبی مدارس اور کلیسائی نظام:

قبطیوں نے ابتدائی عیسائی تعلیمات کی ترویج کے لیے مدارس اور کلیسائی ادارے قائم کیے۔ ان اداروں میں صرف مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی تھی بلکہ فلسفہ، منطق، طب، اور فلکیات جیسے علوم بھی پڑھائے جاتے تھے۔ خاص طور پر School of Alexandria کو ابتدائی کلیسائی فلسفے اور علم کلام (Theology) میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کے اساتذہ نے بعد ازاں اسلامی مفکرین کو بھی متاثر کیا۔ (6)

مذہبی مدارس:

Theological and Philosophical Heritage, Author: G.W. Butterworth

(الکساندریہ کا علمی و مذہبی ورثہ)

▪ Christianity and Classical Culture in Alexandria,

Author: Clement of Alexandria, Translation and Research: Robert Wilken

(کلیمنٹ آف الیکزینڈریہ کی تحریریں اور فلسفیانہ تعلیمات)

▪ The Catechetical School of Alexandria, Author: Edward Moore

:

(مسیحی مدارس اور قبطی تعلیم)

نسخہ نویسی اور تصنیف کا عمل:

قبطیوں نے قدیم متون کو محفوظ کرنے کے لیے نسخہ نویسی کا قاعدہ فن کی حیثیت دی۔ قبطی کاتب نہایت مہارت سے مذہبی کتب، سوانح، اور طبی رسائل کی نقول تیار کرتے۔ ان نسخوں میں نہ صرف مواد محفوظ ہوتا بلکہ علمی حواشی، تنقیدی نوٹ اور مترجم کے تبصرے بھی شامل ہوتے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ قبطی علمی حلقے صرف مواد کی ترسیل ہی نہیں بلکہ تحقیق و تنقید میں بھی مشغول تھے۔

علم کا بین الثقافتی بہاؤ:

قبطیوں نے یونانی، مصری، اور شامی علوم کو محفوظ کر کے بعد میں اسلامی تہذیب تک منتقل کرنے میں مدد دی۔ ان کی علمی خدمات نے ثقافتی مکالمے کو جنم دیا، جس کے اثرات بعد ازاں عباسی عہد میں ترجمہ نگاری کی تحریک میں بھی نظر آتے ہیں۔ قبطی علماء نے جس علمی میراث کو محفوظ کیا، وہ اسلامی دنیا کے فکری اور سائنسی ارتقاء کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ (7)

باب سوم:

: قبطی عیسائیوں کی علمی روایت

قبطی عیسائیوں نے ابتدائی صدیوں میں مذہبی تعلیمات کے تحفظ اور اشاعت کے ساتھ ساتھ ایک باقاعدہ علمی روایت کی بنیاد رکھی۔ ان کی علمی سرگرمیاں صرف چرچ تک محدود نہ تھیں بلکہ فلسفہ، الہیات، تصنیف و تالیف، اور علمی مکالمے میں بھی گہری جڑیں رکھتی تھیں۔ قبطیوں نے عیسائیت کی مقامی توجیہ، مقامی زبان میں علم کی ترسیل، اور دیگر مذاہب و فلسفوں سے مکالمہ قائم کر کے ایک ایسی علمی فضا قائم کی جو نہ صرف ان کے مذہبی تشخص کو مضبوط کرتی تھی بلکہ بین الثقافتی فہم کو بھی فروغ دیتی تھی۔ (8)

ابتدائی قبطی تصنیفات:

قبطیوں کی ابتدائی علمی کاوشوں میں الہامی کتب کا ترجمہ و تدوین شامل تھا۔ انہوں نے یونانی اور سریانی زبانوں سے متعدد متون قبطی میں منتقل کیے، جن میں انجیل مقدس، پولس کے خطوط، اور مختلف کلیسائی اصول شامل تھے۔ قبطی راہبوں نے اپنے زہد و تقویٰ کے ساتھ ساتھ علمی

مصروفیات کو بھی یکجا رکھا۔ ان کی تحریریں محض مذہبی تبلیغ نہ تھیں بلکہ سماجی، اخلاقی اور تاریخی مشاہدات پر مبنی گہرے فکری مباحث بھی رکھتی تھیں۔ (9)

قبطی راہبوں اور علما کی علمی تحریک:

قبطی راہبوں نے جو مصر کے صحراؤں میں خانقاہی زندگی گزار رہے تھے، اپنے عزت پسند ماحول میں نہایت قیمتی علمی ذخیرے تیار کیے۔ ان میں سینٹ انٹھونی اور سینٹ پاخو میسنس جیسے بزرگ شامل تھے جن کی سوانح اور خطوط بعد ازاں کئی زبانوں میں ترجمہ ہوئیں اور عالمی مسیحی فکر کا حصہ بنیں۔ ان بزرگوں کی تعلیمات صرف مذہب تک محدود نہ تھیں بلکہ اخلاقی فلسفے اور سماجی نظم و نسق پر بھی روشنی ڈالتی تھیں۔

کلیسائی فلسفہ اور الہیات:

قبطی مفکرین نے الہیات (Theology) میں نمایاں کردار ادا کیا۔ خاص طور پر School of Alexandria میں قبطی علماء نے یونانی فلسفے اور مسیحی عقائد کے درمیان ایک فکری پل قائم کیا۔ کلیمنٹ آف الیگزینڈریا، اور یجن، اور ڈیونیسوس جیسے مفکرین نے ایسے نظریات پیش کیے جو بعد ازاں عیسائی الہیات کی بنیاد بنے۔ ان کی فکر میں وحدتِ الہ، اخلاقی قانون، انسان و کائنات کے تعلق جیسے موضوعات پر نہایت تفصیل سے بحث کی گئی۔

قبطی تاریخ نویسی اور سوانح عمری:

قبطیوں نے اپنی مذہبی شخصیات، شہداء، اور بزرگوں کی سوانح عمریاں بھی تحریر کیں۔ ان میں "سنکساریوم" Synaxarium ایک اہم مجموعہ ہے جس میں قبطی کلیسا کی روزمرہ مذہبی تاریخ اور بزرگوں کی یادگاریں محفوظ ہیں۔ یہ تاریخی متون نہ صرف مذہبی حوالے سے اہم ہیں بلکہ معاشرتی اور علمی رجحانات کو سمجھنے کے لیے بھی کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ (10)

علمی خود مختاری اور فکری تنوع:

قبطی کلیسا نے رومی اور بازنطینی اثرات سے الگ اپنی فکری خود مختاری برقرار رکھی۔ ان کی تحریریں کسی مخصوص طاقت کی ترجمانی کے بجائے مقامی تجربات، ظلم، فقر و فاقہ، اور روحانی تجربات پر مبنی تھیں۔ اسی وجہ سے قبطی علمی روایت میں ایک مخصوص روحانیت، اخلاقی شدت، اور فکری تنوع نمایاں طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔

باب چہارم:

اسلامی دور میں قبطیوں کا علمی کردار:

قبطیوں کا علمی کردار اسلامی دور میں بھی برقرار رہا، بلکہ بعض پہلوؤں سے مزید پروان چڑھا۔ جب ساتویں صدی عیسوی میں مصر فتح ہوا اور خلافت راشدہ کے تحت آیا، تو قبطیوں کو "اہل کتاب" ہونے کے ناتے مذہبی اور سماجی آزادی فراہم کی گئی۔ عباسی دور میں، جب علم و فن کی ترویج کو ریاستی سرپرستی حاصل ہوئی، تو قبطیوں نے مختلف علمی میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس باب میں ہم اسلامی دور میں

قبطیوں کی علمی شرکت، ترجمہ نگاری، طب، فلکیات، اور دیگر فنون میں کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔

اسلامی رواداری اور علمی تعاون:

اسلامی حکومت نے قبطیوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ علمی آزادی بھی فراہم کی۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں انتظامی، مالیاتی، طبی، اور تعلیمی امور میں شامل کیا گیا۔ خلیفہ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے دور میں دارالحکومت (بیت الحکمہ) جیسے علمی ادارے قائم ہوئے، جہاں قبطی علمائے بھی علمی ترجمہ، تحقیق، اور تدریس میں حصہ لیا۔ (11)

ترجمہ نگاری میں قبطیوں کا حصہ:

ترجمہ نگاری اسلامی علمی تحریک کا اہم حصہ تھی۔ قبطیوں نے خاص طور پر یونانی اور مصری متون کو عربی میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے طب، فلکیات، فلسفہ، اور ریاضی جیسے علوم کو عربی زبان میں منتقل کیا، جو بعد میں مسلم مفکرین کے علمی سرمایے کی بنیاد بنے۔ قبطیوں کی مہارت نہ صرف زبان دانی میں تھی بلکہ ان کے پاس سائنسی و فکری شعور بھی موجود تھا، جس سے ترجمہ ایک فنی عمل بن گیا، نہ کہ محض لفظی نقل۔

قبطی اطباء اور طبی خدمات:

قبطیوں نے اسلامی دور میں طبی سائنس میں غیر معمولی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ قبطی اطباء نہ صرف دربار خلافت میں موجود تھے بلکہ انہوں نے اہم طبی متون تحریر بھی کیے۔ مثال کے طور پر، آرامیائی و قبطی ماخذات پر مبنی کئی کتب نے اسلامی طب کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ بعض قبطی اطباء کو "رئیس الاطباء" کے عہدے تک پہنچایا گیا، جو ان کی علمی ساکھ کا ثبوت ہے۔ (12)

مالیاتی و کاتب خدمات:

اسلامی خلافت کے مالیاتی نظام میں قبطیوں کو خاص مقام حاصل رہا۔ چونکہ وہ رومن دور سے حساب و کتاب اور دیوان داری سے واقف تھے، اس لیے ان کی مہارت کو برقرار رکھا گیا۔ متعدد قبطی "کاتب" (سیکرٹری) خلیفہ وقت کے دیوان میں مقرر کیے گئے۔ ان کی دستاویزی مہارت نے نہ صرف نظم و نسق کو بہتر بنایا بلکہ علمی دفتری تحریر کی بنیاد رکھی۔

بین المذاہب علمی مکالمہ:

اسلامی دور میں قبطیوں اور مسلم علماء کے مابین علمی مکالمہ جاری رہا۔ قبطی مفکرین نے عیسائی الہیات کا دفاع علمی انداز میں کیا، جبکہ مسلم علماء نے اسلامی فلسفہ و عقائد کو پیش کیا۔ ان علمی مکالمات نے ایک ایسا فکری ماحول پیدا کیا جس میں مناظرات، مکتب، اور تحریری مکالمے شامل تھے، اور جس نے دونوں فریقوں کی علمی گہرائی میں اضافہ کیا۔ (13)

قبطیوں کی علمی روایت کا تسلسل:

اگرچہ وقت کے ساتھ قبطیوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہوئی، لیکن ان کی علمی خدمات جاری رہیں۔ قبطی کلیسا نے تعلیم و تدریس، نصابی مواد کی

تدوین، اور مذہبی کتب کی تعلیم کو ہمیشہ جاری رکھا۔ ان کی خانقاہوں میں تحریری و تدریسی سرگرمیاں آج تک جاری ہیں، جو ان کی علمی روایت کے تسلسل کا مظہر ہیں۔ (14)

باب پنجم:

قبطی علماء اور مسلمان مفکرین کے مابین علمی تعامل:

اسلامی تہذیب کی وسعت اور تنوع نے اسے ایک کثیر الثقافتی علمی مرکز میں بدل دیا، جس میں مختلف مذاہب و اقوام کے علماء نے بھرپور حصہ لیا۔ قبطی علماء نے نہ صرف اسلامی دور کے علمی ماحول سے استفادہ کیا بلکہ اس میں اہم اضافہ بھی کیا۔ ان کا مسلم مفکرین سے علمی تعامل کئی جہات رکھتا ہے، جن میں ترجمہ، طب، فلسفہ، الہیات، اور مناظراتی ادب شامل ہیں۔ (15)

بیت الحکمہ میں قبطی علماء کا کردار:

عباسی خلافت کے تحت قائم شدہ ادارہ بیت الحکمہ مختلف علوم کے ترجمے اور تحقیق کا مرکز تھا۔ یہاں قبطی، سریانی، ایرانی اور یونانی علماء اکٹھے کام کرتے تھے۔ قبطیوں کو بطور مترجم اور محقق بڑی عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے فلسفیانہ اور سائنسی متون کو عربی میں منتقل کیا اور اس کے ساتھ حواشی اور شرحیں بھی شامل کیں۔ اس تعامل نے اسلامی علمی روایت کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔

ذیل میں چند مشہور قبطی علماء کے نام اور ان کے علمی کام درج کیے جا رہے ہیں:

مشہور قبطی علماء	شعبہ	کارنامے
حنین بن اسحاق (809-873ء)	طب، فلسفہ، ترجمہ	بقراط جالینوس، کے طبّی متون کا ترجمہ کیا علم طب کے باب میں "کتاب العشر مقالات فی العین" ایک مشہور تصنیف ہے بیت الحکمہ میں یونانی طب و فلسفہ کے تراجم کا مرکز بنے (16)
ابن ماسویہ (یوحنا بن ماسویہ)	طب	عباسی دربار میں شاہی طبیب بیت الحکمہ میں تعلیم و تدریس آنکھ، دل اور دوسرے اعضاء، طبّی اخلاقیات کے متعلق متعدد کتب تحریر کیں۔ (17)
قس بن ساعدہ	فلسفہ، منطق، ترجمہ	فلسفیانہ و منطقی متون کو قبطی و یونانی سے

عربی میں منتقل کیا حکمتِ یونان کو عرب دنیا میں منتقل کرنے میں کردار ادا کیا (18)		
آنکھوں کی بیماریوں اور جراحی پر پہلا معروف عربی رسالہ "المنصوری فی طب العين" (19)	طب العيون Ophthalmology	عمار بن علی الموصلی

طب اور فلسفہ میں اشتراک:

قبطی اطبانے یونانی طب کو اسلامی دنیا میں رائج کرنے میں مدد دی۔ مسلمان مفکرین جیسے الرازی، ابن سینا، اور ابن رشد نے جس قبطی اور فلسفیانہ علم پر عمارت کھڑی کی، اس کی ابتدائی بنیاد قبطی اور سریانی مترجمین نے رکھی۔ بعض حوالوں سے قبطی اطبانے اپنے تجربات اور مقامی قبطی علم بھی مسلم اطبا کو منتقل کیا، جسے انہوں نے اپنی تحریروں میں شامل کیا۔ (20)

مناظرات اور علمی مکالمات:

قبطی علماء اور مسلم فقہاء کے درمیان علمی مناظرات بھی ہوئے، جن میں مذہبی، فلسفیانہ اور الہیاتی موضوعات پر بحث کی جاتی تھی۔ ان مکالمات میں ادب، استدلال اور علمی اخلاق کی پاسداری کی جاتی تھی۔ قبطی مفکرین نے تثلیث، تجسم، اور نجات جیسے مسیحی عقائد کا دفاع کیا، جب کہ مسلمان علما نے توحید، نبوت، اور معاد پر زور دیا۔ ان مکالمات کا نتیجہ علمی ادب کی صورت میں محفوظ ہوا، جو آج بھی دستیاب ہے۔ (21)

قبطی مصادر کا اسلامی علم پر اثر:

قبطی مصادر نے اسلامی تصوف، اخلاقیات، اور روحانیت پر بھی اثر ڈالا۔ کچھ قبطی راہبوں کی سوانح نے مسلمان صوفیاء کو متاثر کیا۔ قبطی خانقاہی زندگی اور زہد کے اصولوں نے بعض صوفی سلسلوں میں مطالعے کا موضوع بنایا گیا، خاص طور پر مصر اور شام کے علاقوں میں۔ (22)

علمی رواداری اور فکری تنوع:

مسلمان علما نے قبطیوں کی علمی خدمات کو تسلیم کیا۔ بعض مسلم فقہاء اور فلاسفہ نے قبطی مترجمین کی تعریف کی اور ان کی علمی امانت داری کو سراہا۔ یہ تعامل نہ صرف علم کی ترسیل کا ذریعہ تھا بلکہ فکری تنوع کا مظہر بھی تھا، جس نے اسلامی تہذیب کو وسعت دی۔ (23)

باب ششم:

قبطیوں کی علمی خدمات کا تسلسل اور معاصر حیثیت:

قبطی قوم کی علمی خدمات کا تسلسل صدیوں پر محیط ہے، جو نہ صرف قرون وسطیٰ تک محدود ہے بلکہ آج کے دور میں بھی جاری و ساری ہے۔ قبطی کلیسا، خانقاہی مراکز، اور تعلیمی ادارے آج بھی علم و تحقیق کے مراکز کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس باب میں ہم قبطیوں کی جدید دور میں علمی خدمات، تعلیمی اداروں، بین الاقوامی سطح پر علمی شرکت، اور ان کے فکری و تحقیقی رجحانات پر روشنی ڈالیں گے۔

قبطی کلیسا اور تعلیم:

قبطی آر تھوڈوکس چرچ آج بھی مصر میں تعلیم کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ قبطی مدارس، کلیسائی ادارے، اور خانقاہیں مذہبی اور عمومی تعلیم دونوں فراہم کرتے ہیں۔ کئی اسکول اور کالج قبطی کلیسا کے زیر انتظام چل رہے ہیں، جن میں انجیل، عربی، انگریزی، تاریخ، اور سوشل سائنس جیسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ (24)

قبطی کلیسا کا "سند مارک انسٹیٹیوٹ" اور "قبطی انسٹریٹ سینیٹر" جیسے ادارے آج بھی قبطی تاریخ، زبان، اور ثقافت پر تحقیق کر رہے ہیں۔ ان مراکز میں محققین قبطی نسخوں کا تجزیہ، ترجمہ اور اشاعت کا کام انجام دے رہے ہیں۔ (25)

قبطی زبان کی بقا اور تحقیق:

قبطی زبان کو اگرچہ اب روزمرہ زبان کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا، لیکن یہ اب بھی مذہبی عبادت کی زبان ہے۔ قبطی علما اور ماہرین لسانیات نے اس زبان کے تحفظ اور احیاء کے لیے تحقیقی کام کیا ہے۔ جدید عہد میں کئی جامعات مثلاً آکسفورڈ، ہارورڈ، اور قاہرہ یونیورسٹی میں قبطی زبان اور تاریخ پر باقاعدہ شعبے قائم ہیں، جن میں قبطی علما بطور اسکالرز کام کرتے ہیں۔ (26)

علمی کانفرنسیں اور بین الاقوامی مکالمہ:

قبطی اسکالرز بین الاقوامی سطح پر علمی کانفرنسوں، سیمینارز، اور مکالموں میں شرکت کرتے ہیں۔ یہ علمی مکالمہ صرف عیسائی فرقوں یا مصری تناظر تک محدود نہیں بلکہ اسلامی، مسیحی تعلقات، مشرقی علوم، اور قدیم دستاویزات کی تحقیق تک پھیلا ہوا ہے۔

قبطی محققین اور معاصر علمی حلقے:

قبطی پس منظر رکھنے والے کئی اسکالرز آج عالمی جامعات میں تدریس، تحقیق، اور تصنیف کے میدان میں نمایاں ہیں۔ ان کے تحقیقی مقالات قدیم متون، بین المذاہب تعلقات، اور مشرقی قدیم کے سماجی علوم پر محیط ہوتے ہیں۔ ان میں ڈاکٹر گورج پیبہ، ڈاکٹر میناسعد، اور ڈاکٹر مارک گریریل جیسے نام شامل ہیں۔ (27)

قبطی شناخت اور علمی مزاحمت:

مصر میں قبطیوں کو بعض اوقات سماجی و سیاسی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا ہے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے علمی و تعلیمی میدان کو کبھی ترک نہیں

کیا۔ قبطیوں کی خانقاہیں آج بھی کتب خانوں سے آراستہ ہیں، جہاں تحقیق، تعلیم، اور نسخہ نویسی کی روایت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ (28)
باب ہفتم:

تقید کی جائزہ اور تجزیاتی نتائج:

قبطی قوم کی علمی خدمات کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ وہ محض ایک مذہبی اقلیت نہیں بلکہ ایک فکری و تمدنی روایت کی امین رہی ہے۔ قبطیوں نے مختلف ادوار میں مختلف چیلنجز کے باوجود علم کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا، جس کا اثر نہ صرف مسیحی دینیات پر ہوا بلکہ اسلامی، سائنسی، اور فلسفیانہ روایت پر بھی پڑا۔ اس باب میں قبطیوں کے علمی کردار کا تقید کی جائزہ لیا جائے گا اور اس کے نتائج و اثرات پر تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

تاریخی تناظر میں قبطیوں کی علمی جہت:

قبطیوں نے رومی اور بازنطینی دور میں کلیسائی مدارس، سوانح نگاری، اور الہیات کے میدان میں قیادت کی۔ ان کی مذہبی تحریریں تاریخ، فلسفہ اور اخلاقیات کے اہم ماخذ کے طور پر سامنے آئیں۔ اسلامی دور میں بھی قبطیوں نے عربی زبان میں علمی ترجمے، طب، اور انتظامی امور میں مہارت کے ساتھ حصہ لیا۔ ان کے کاموں نے مسلم سائنسی ترقی کے لیے مواد اور ترسیل کا کردار ادا کیا۔

علمی ترویج میں مزاحمت کے باوجود تسلسل:

قبطی علما کو کئی ادوار میں سیاسی و سماجی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، علمی اور دینی مراکز جیسے خانقاہیں، کلیسائیں، اور اسکول ان کی فکری پناہ گاہیں بنے، جہاں تحریر، تعلیم، اور تحقیق کا عمل جاری رہا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قبطیوں کی علمی روایت کسی ریاستی پشت پناہی کی مرہون منت نہ تھی بلکہ ان کی روحانی وابستگی اور ثقافتی خودی سے مربوط تھی۔

بین المذاہب علمی تبادلے کا کردار:

قبطیوں اور مسلم مفکرین کے درمیان علمی تعامل نے مشرقی دنیا میں علمی رواداری اور فکری ہم آہنگی کو فروغ دیا۔ یہ مکالمے اور علمی تبادلے اسلامی تہذیب کے وسیع تر فکری افق کی دلیل ہیں۔ قبطیوں کے ذریعے یونانی فلسفہ، مسیحی الہیات، اور مصری حکمت اسلامی علمی ذخیرے میں منتقل ہوئی، جو بعد میں یورپ کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کا پیش خیمہ بنی۔

معاصر تناظر میں قبطیوں کا علمی مقام:

جدید دور میں قبطی اسکالرز نے اپنی علمی روایت کو جاری رکھتے ہوئے، بین الاقوامی علمی برادری میں نمایاں حیثیت اختیار کی ہے۔ ان کی تحریریں، تحقیقی کام، اور تعلیمی خدمات نہ صرف مصر بلکہ دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ان کی کوششوں نے قبطی تاریخ، زبان، اور مذہب کو علمی سطح پر زندہ رکھا ہے۔

تجزیاتی نتائج:

- ❖ قبطیوں کی علمی خدمات عارضی یا انفرادی نوعیت کی نہ تھیں بلکہ مستقل، منظم اور ہمہ جہت تھیں۔
- ❖ انہوں نے مذہب، فلسفہ، سائنس، طب، اور انتظامی علوم میں برابر کا حصہ ڈالا۔
- ❖ اسلامی تہذیب کے ساتھ ان کا علمی تعامل ایک باہمی احترام اور فکری رواداری کی روشن مثال ہے۔
- ❖ جدید دور میں بھی ان کی علمی کاوشیں ان کی زندہ تہذیبی روح کا مظہر ہیں۔

اختتامیہ:

قبطیوں کا علمی کردار صرف مذہبی تاریخ کا باب نہیں بلکہ انسانی تہذیب کی اس داستان کا حصہ ہے جس میں مختلف قومیں، مذاہب، اور تہذیبیں مل کر علم کے نور کو پھیلاتی رہیں۔ ان کی خدمات ہمیں بتاتی ہیں کہ علم کسی مذہب یا قوم کی میراث نہیں بلکہ وہ ورثہ ہے جو سب کو جوڑتا ہے۔

حوالہ جات

1. جبرہ، گوادت۔ قبطی تہذیب: مصر میں دو ہزار سالہ مسیحیت۔ دی امریکن یونیورسٹی ان قاہرہ پریس، ۲۰۱۴۔
2. عطیہ، عزیز ایس۔ مشرقی عیسائیت کی تاریخ۔ میتھوئن اینڈ کمپنی، ۱۹۶۸۔
3. گورنگ، جیمز ای۔ زہد، معاشرہ اور صحرا: ابتدائی مصری رہبانہ زندگی پر مطالعات۔ ٹرمینٹی پریس، ۱۹۹۹۔
4. میکلوڈ، رائے۔ کتب خانہ اسکندریہ: قدیم دنیا کا مرکز علم۔ آئی۔ بی۔ ٹارس، ۲۰۰۱۔
5. جرجی ز "تاریخ تمدن اسلام"، قاہرہ: دارالہلال، ۱۹۱۰۔
6. آرتھر گولڈزبر، "اسلامی تہذیب میں غیر مسلموں کا کردار"، ترجمہ: ڈاکٹر محمد حنیف، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۹۵۔
7. عبدالحمیم النجار، "القبط فی مصر الاسلامیہ"، قاہرہ: مکتبۃ الانجیل، ۱۹۸۰۔
8. ڈاکٹر یوسف مراد، "قبطی تمدن اور اسلام"، قاہرہ: دارالفکر العربی، ۱۹۸۵۔
9. ڈاکٹر عبدالرحمن بدوی، "فکر اسلامی کی تاریخ"، بیروت: دارالقلم، ۱۹۷۳۔
10. ہنری جارج، "مصر کی مسیحی تاریخ"، ترجمہ: علامہ خلیل، قاہرہ: کلیسائی پریس، ۱۹۵۲۔
11. ڈاکٹر محمد عمارہ، "اسلام اور اقلیتیں"، قاہرہ: دارالشرق، ۲۰۰۰۔
12. ڈاکٹر حنا جرجس، "قبطی کلیسائی تاریخ"، اسکندریہ: دارالقبط، ۱۹۹۸۔
13. ڈاکٹر سعدی خلیل، "قبطی فلسفہ اور اسلامی اثرات"، بیروت: دارالکتب، ۱۹۹۶۔
14. فواد شہاب، "قبطی زبان اور تمدن"، قاہرہ: المصحح اللغوی، ۲۰۰۵۔
15. جیو کینیڈی۔ نبی اور خلفائے کادور۔ لندن: لانگ مین، ۱۹۸۶۔
16. دیمیتری گوناس، یونانی فکر، عربی ثقافت: بغداد میں ترجمہ کی تحریک اور ابتدائی عباسی معاشرہ، لندن: راؤٹلج، ۱۹۹۸، صفحات ۷۲-۹۵۔
17. پیٹریا۔ پورمان اور ایملی ساوتج۔ سمٹھ، ٹرون وسطیٰ کی اسلامی طب، ایڈنبرا: ایڈنبرا یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۷، صفحات ۲۵-۳۸۔

18. سید حسین نصر، اسلام میں سائنس اور تہذیب، یکمیرج: بارور ڈیونیورسٹی پریس، ۱۹۶۲، صفحات ۱۲۴-۱۲۷۔
19. سہی حداد، "قرون وسطیٰ کے اسلام میں علم چشم"، میڈیکل ہسٹری، جلد 5، شمارہ 1 (۱۹۶۱): صفحات ۴۱-۴۲۔
20. مارک این۔ سوانسن۔ اسلامی مصر میں قبطی پاپائیت۔ قاہرہ: امریکن یونیورسٹی پریس، ۲۰۱۰۔
21. ٹاک فان ڈرفلیٹ۔ قبطی عیسائیت۔ پرنسٹن: پرنسٹن یونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱۔
22. سید سلمان ندوی، "تاریخ دعوت و عزیمت"، کراچی: دارالاشاعت، ۱۹۸۰۔
23. ڈاکٹر محمود رمضان، "اسلامی مصر میں قبطیوں کا کردار"، قاہرہ: جامعۃ عین شمس، ۱۹۹۰۔
24. ڈاکٹر رضوان الرحمن، "بیت الحکمہ: ایک علمی تحریک"، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۰۸۔
25. داؤد عبدالنور، "القطب فی الحیاة الثقافیة فی مصر"، قاہرہ: دار الفکر، ۱۹۷۵۔
26. ڈاکٹر طارق حسن، "اسلامی تہذیب کے ماخذ"، اسلام آباد: اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ۲۰۰۰۔
27. جرجی فتوحی، "تاریخ کلیسای قبطی"، ترجمہ: ڈاکٹر انور خلیل، بیروت: المکتب الشرقی، ۱۹۷۴۔
28. ڈاکٹر منیر شفیق، "اسلامی تمدن میں غیر مسلم اقلیتوں کی شراکت"، دمشق: دارالبشری، ۲۰۱۵۔

References

1. Jabra, Gawad. Coptic Civilization: Two Thousand Years of Christianity in Egypt. The American University in Cairo Press, 2014.
2. Atiya, Aziz S. A History of Eastern Christianity. Methuen & Company, 1968.
3. Goering, James E. Asceticism, Society, and the Desert: Studies in Early Egyptian Monastic Life. Trinity Press, 1999.
4. MacLeod, Roy. The Library of Alexandria: The Center of Knowledge of the Ancient World. I. B. Tarsus, 2001.
5. Girgis, "History of the Civilization of Islam", Cairo: Dar al-Hilal, 1910.
6. Arthur Goldsher, "The Role of Non-Muslims in Islamic Civilization", translated by Dr. Muhammad Hanif, Lahore: Idara al-Thafaat al-Islamiya, 1995.
7. Abdul Halim al-Najjar, "The Copts in Islamic Civilization", Cairo: Maktaba al-Anjil, 1980.
8. Dr. Youssef Murad, "Coptic Civilization and Islam", Cairo: Dar al-Fikr al-Arabi, 1985.
9. Dr. Abd al-Rahman Badawi, "History of Islamic Thought", Beirut: Dar al-Qalam, 1973.
10. Henry George, "Christian History of Egypt", translated by Allama Khalil, Cairo: Ecclesiastical Press, 1952.
11. Dr. Muhammad Amara, "Islam and Minorities", Cairo: Dar al-Shoroq, 2000.
12. Dr. Hana Gerges, "History of the Coptic Church", Alexandria: Dar al-Qabt, 1998.
13. Dr. Saadi Khalil, "Coptic Philosophy and Islamic Influences", Beirut: Dar al-Kutb, 1996.
14. Fawad Shihab, "Coptic Language and Civilization", Cairo: Al-Majma al-Laghwi, 2005.
15. Hugh Kennedy. The Prophet and the Age of the Caliphates. London: Longman, 1986.
16. Dimitri Gotas, Greek Thought, Arabic Culture: The Translation Movement in Baghdad and Early Abbasid Society, London: Routledge, 1998, pp. 72-95.
17. Peter E. Poorman and Emily Savage-Smith, Medieval Islamic Medicine, Edinburgh: Edinburgh University Press, 2007, pp. 45-48.
18. Sayyid Hussein Nasr, Science and Civilization in Islam, Cambridge: Harvard University Press, 1962, pp. 124-127.
19. Sami Haddad, "Ophthalmology in Medieval Islam," Medical History, vol. 5, no. 1 (1961): pp. 41-42.
20. Mark N. Swanson, The Coptic Papacy in Islamic Egypt, Cairo: American University Press, 2010.

21. Jacques van der Vliet, *Coptic Christianity*, Princeton: Princeton University Press, 2021.
22. Syed Salman Nadwi, "History of Dawat and Azimat", Karachi: Darul-Ashaat, 1980.
23. Dr. Mahmoud Ramadan, "The Role of Copts in Islamic Egypt", Cairo: Jamiat Ain Shams, 1990.
24. Dr. Rizwan-ur-Rahman, "Bayt al-Hikmah: A Scientific Movement", Lahore: Majlis Tarqi Adab, 2008.
25. Dawood Abdul Nour, "Al-Qobt in Cultural Life in Egypt", Cairo: Darul-Fikr, 1975.
26. Dr. Tariq Hassan, "The Sources of Islamic Civilization", Islamabad: Islamic Research Institute, 2000.
27. Jerji Qanawati, "History of the Coptic Church", Translated by Dr. Anwar Khalil, Beirut: Al-Muktab Al-Mashreqi, 1974.
28. Dr. Munir Shafiq, "The Contribution of Non-Muslim Minorities in Islamic Civilization", Damascus: Darul-Bishra, 2015.